اس مبارک رسالہ میں قرآن و حدیث و اجماعِ اُمت کے فیصلوں کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام اوّلین و آخرین کا علم عطا فرمایا ہے

اَنبَاءُ المُصطَفیٰ

بِحَالِ سِرِّ وَاَخفیٰ

۱۳۱۸ھ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیف

امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ

مجلس رضا مرکزی



اس مبارک رسالہ میں قرآن وحدیث واجماعِ اُمّت کے فیصلوں کی روشنی
میں ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو تمام اوّلین وآخرین کا علم عطا فرمایا ہے

اِنْبَاءُ المُصْطَفٰی

بِحَالِ سِرٍّ وَّخَفیٰ

۱۳۱۸ھ

تصنیف

امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ



اس مبارک رسالہ میں قرآن و حدیث و اجماعِ اُمت کے فیصلوں کی روشنی
میں ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو تمام اوّلین و آخرین کا علم عطا فرمایا ہے

اَنبَاءُ المُصطفٰی

بحالِ سِرّ و خفٰی

۱۳۱۸ھ

تصنیف

امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ



الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

سلسلہ اشاعت نمبر 7

نام کتاب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انباءُ المصطفیٰ بحال سرٍّ و اخفیٰ ۱۳۱۸ھ

مصنف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی

موضوع ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

صفحات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 32

تاریخ اشاعت ۔۔۔۔۔۔ ذوالحجہ ۱۴۳۵ھ مطابق اکتوبر 2014ء

تعداد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دو ہزار

ناشر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مرکزی مجلس رضا لاہور

شائقین مطالعہ 20 روپے کی ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں

ملنے کا پتہ

19-B جاوید پارک شاد باغ لاہور

مسلم کتابوی گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مسئلہ

مسئلہ : از دہلی چاندنی چوک، موتی بازار مرسلہ بعض علمائے اہلسنّت ۱۲ ربیع الاوّل شریف ۱۳۱۸ھ۔

حضرات کرام اہلسنّت کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ زید[1] دعویٰ کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا ہے۔ دُنیا میں جو کچھ ہوا اور ہوگا، حتّٰی کہ بدءُ الخلق[2] سے لے کر دوزخ و جنّت میں داخل ہونے تک کا تمام حال اور اپنی اُمّت کا خیر و شر بالتفصیل جانتے ہیں اور جمیع اوّلین و آخرین کو اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں، جس طرح اپنے کفِ دست مبارک کو اور اس دعوے کے ثبوت میں آیات واحادیث و اقوال علماء پیش کرتا ہے۔

بکر، اس عقیدے کو کفر و شرک کہتا ہے اور بکمال درشتی دعویٰ کرتا ہے، کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہیں جانتے، حتّٰی کہ آپ کو اپنے خاتمے کا حال بھی معلوم نہ تھا اور اپنے اس دعوے کے اثبات میں کتاب تقویۃ الایمان کی عبارتیں پیش کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ، رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ عقیدہ کہ آپ کو علمِ ذاتی تھا خواہ یہ کہ خدا نے عطا فرمایا تھا، دونوں طرح شرک ہے۔

---

[1] زید سے مراد جناب مولانا ہدایت رسول صاحب لکھنوی مرحوم ہیں
[2] مخلوق کی ابتداء۔

اب علمائے ربانی کی جناب میں التماس ہے کہ ان دونوں میں سے کون برسرِ حق موافقِ عقیدہ سلفِ صالح ہے اور کون بد مذہب جہنمی ہے نیز عمرو کا دعویٰ ہے کہ شیطان کا علم معاذ اللہ! حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ اس کا گنگوہی مرشد اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۴ پر یوں لکھتا ہے، کہ "شیطان کو یہ وسعتِ علم نص سے ثابت ہوئی، فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے۔"

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ سَرْمَدًا صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی مَا عَلَّمْتَہُ الْغَیْبَ وَنَزَّھْتَہٗ مِنْ کُلِّ عَیْبٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَبَدًا رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ۔

زید کا قول حق و صحیح اور بکر کا زعم مردود و قبیح ہے۔ بیشک حضرت عزت عظمتہ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی اوّلین وآخرین کا علم عطا فرمایا۔ شرق تا غرب، عرش تا فرش سب انہیں دکھایا ملکوت السموات والارض کا شاہد بنایا۔ روزِ اوّل سے روزِ آخر تک سب مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ انہیں بتایا۔ اشیائے مذکورہ سے کوئی ذرّہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ علمِ عظیم حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا۔ نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر و کبیر، ہر رطب و یابس جو پتّہ گرتا ہے، زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلاً جان لیا۔ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کَثِیْرًا۔ بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز

محمدؐ رسول اللہ کا پُورا علم نہیں، صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین وکرم، بلکہ علمِ حُضور سے ایک چھوٹا حصّہ ہے۔ ہنوز احاطۂ علمِ محمدی میں وہ ہزار در ہزار بے حد و بے کنار سُمندر لہرا رہے ہیں جن کی حقیقت کو وہ خود جانیں یا ان کا عطا کرنے والا ان کا مالک و مولیٰ جلّ وعلا الحمد للّٰہ العلی الاعلیٰ۔

کتب حدیث وتصانیف علمائے قدیم وحدیث میں اس کے دلائل کا بسطِ شافی اور بیانِ وافی ہے اور اگر کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ قرآنِ عظیم خود شاہد عدل وحکم فصل ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝

اتاری ہم نے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت و رحمت وبشارت ۞

قال اللہ تعالیٰ:

مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ۔

قرآن وہ بات نہیں جو بنائی جائے بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور ہر شے کا صاف جدا جدا بیان ہے ۞

وَقال اللہ تعالیٰ:

مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ۔

ہم نے کتاب میں کوئی شے اُٹھا نہیں رکھی ۞

اَقُوْلُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقِ۔ جب فرقانِ مجید ہر شے کا بیان ہے، اور بیان بھی کیسا، روشن، اور روشن بھی کس درجہ کا مفصل، اور اہلِ سنّت کے مذہب میں شے ہر موجود کو کہتے ہیں۔ تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطے میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتابتِ لوحِ محفوظ بھی ہے، تا بالضرورت یہ بیانات محیط۔ اس کے مکتوبات بھی

بالتفصیل شامل ہوئے۔ اب یہ بھی قرآن عظیم سے ہی پوچھ دیکھئے کہ لوحِ محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے:

قال اللّٰہ تعالیٰ:

وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ۔ — ہر چھوٹی بڑی چیز سب لکھی ہوئی ہے:

وقال اللّٰہ تعالیٰ:

وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ۔ — ہر شے ہم نے ایک روشن پیشوا میں جمع فرمادی ہے:

وقال اللّٰہ تعالیٰ:

وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ۔ — کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر، اور نہ کوئی خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہے:

اور اصول میں مبرہن ہو چکا کہ نکرہ حیزِ نفی میں مفید عموم ہے اور لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہو کر مستعمل ہی نہیں ہوتا اور عام افادۂ استغراق میں قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گی۔ بے دلیل شرعی تخصیص و تاویل کی اجازت نہیں، ورنہ شریعت سے ایمان اٹھ جائے، نہ احادیث آحاد اگرچہ کیسے ہی اعلیٰ درجے کی ہوں۔ عموم قرآن کی تخصیص کر سکیں بلکہ اس کے حضور مضمحل ہو جائے گی، بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن، اور تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے نازل نہیں کرتی نہ اس کے اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہو سکے تو بحمد اللہ تعالیٰ کیسے نصِ صریح قطعی سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور صاحبِ قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے تمام موجودات جملہ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ جمیع مندرجاتِ لوحِ محفوظ کا علم دیا اور شرق وغرب و سما وارض و عرش و فرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ وَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ السَّاطِعَةُ اور جبکہ یہ علم قرآنِ عظیم کے

تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ ہونے دیا اور پُر ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام مجید کا ہے ، نہ ہر آیت یا سورت کا تو نزولِ جمیع قرآن شریف سے پہلے اگر بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی نسبت ارشاد ہو لَمْ نَقْصُصْ عَلَیْكَ یا منافقین کے باب میں فرمایا جائے — لَا تَعْلَمُهُمْ ہرگز ان آیات کے منافی اور احاطۂ علمِ مصطفوی کا نافی نہیں۔

الحمد للہ طائفہ تا طائفہ ، وہابیہ اب جس قدر قصص و روایات و اخبار و حکایات علم عظیم محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹانے کو آیات قطعیہ قرآنیہ کے مقابل پیش کی جاتی ہیں ان سب کا جواب ذہن وزو فتن سوزا نہیں دو فقروں میں ہو گیا ہے۔ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو ان قصص سے تاریخ معلوم ہو گی یا نہیں ۔ اگر نہیں تو ان سے استناد جہل مبین کہ جب تاریخ مجہول تو ان کا تمامی نزول قرآن سے پہلے ہونا صاف معقول اور اگر ہاں تو دو حال سے خالی نہیں ۔ یا وہ تاریخ تمامی نزول سے پہلے کی ہو گی یا بعد کی ہر تقدیر اوّل مقام سے محض بیگانہ اور مستدل نہ صرف جاہل بلکہ دیوانہ بر تقدیر ثانی اگر مدعائے مخالف میں نص صریح نہ ہو تو استناد محض خرط القتاد مخالفین جو کچھ پیش کرتے ہیں سب انہیں اقسام کی ہیں ۔ ان آیات کے خلاف پر اصلاً ایک دلیل صحیح صریح قطعی الافادہ نہیں دکھا سکتے ، اور اگر بالفرض غلط تسلیم ہی کر لیں تو ایک یہی جواب جامع و نافع و نافی و قامع سب کے لیے شافی و کافی کہ عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبار آحاد سے استناد محض ہرزہ بافی میں اس مطلب پر تصریحات آئمہ کا اصول سے احتجاج کرو اس سے یہی بہتر ہے کہ خود نجدیۂ زمانہ کے انہیں گنگوہی پیشوا کی شہادت دوں۔

ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

نصوص قطعیہ قرآن عظیم کے خلاف پر احادیث آحاد کا سُنا جانا بالائے طاق ، یہ بزرگوار صاف تصریح کرتے ہیں کہ یہاں خبر واحد سے استدلال ہی جائز نہیں نہ اصلاً اس پر التفات ہو سکے ، اسی براہین قاطعہ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ میں اسی مسئلہ علم غیب کی تقریر مُہمَل و مُختَل میں اپنے اور اپنے تمام طائفے کے پاؤں میں تیشہ زنی کو یوں

لکھتے ہیں" عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں بلکہ قطعی ہیں۔ قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں۔ لہذا اس کا اثبات اس وقت قابلِ التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اس کو ثابت کرے۔

نیز صفحہ ۸۱ پر لکھا:

"اعتقادات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے۔ اور نہ ظنّیات صحاح کا"

صفحہ ۸۷ پر ہے:

"آحاد صحاح بھی معتبر نہیں، چنانچہ فن اصول میں مبرہن ہے"

(مولوی رشید احمد گنگوہی از براہین قاطعہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

تمام مخالفین کو دعوت عام ہے فَاجْمِعُوْا شُرَکَاءَکُمْ چھوٹے بڑے سب اکٹھے ہو کر ایک آیت قطعی الدلالۃ، یا ایک حدیث متواتر یقینی الافادہ چھانٹ لائیں جس سے صاف صریح طور پر ثابت ہو کہ تمام نزولِ قرآنِ عظیم کے بعد بھی اشیائے مذکورہ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ سے فلاں امر حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر مخفی رہا جس کا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ۔ اگر ایسی نص نہ لاسکو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ کر سکو گے، تو خوب جان لو کہ اللہ راہ نہیں دیتا دغابازوں کے مکر کو۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥

طرّہ یہ کہ یہی گنگوہی بہادر خود اسی صفحہ پر دو ہی سطر بعد اپنے مدّعائے باطل کی سند میں لکھتے ہیں:

"خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ۔ الحدیث۔ اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ

مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں"۔

قطع نظر اس کے کہ حدیث اوّل خود آحاد ہے، سلیم الحواس کو سند لانی تھی تو وہ مضمون خود آیت میں تھا اور قطع نظر اس سے کہ اس آیت و حدیث کے کیا معنی ہیں اور قطع نظر اس سے کہ یہ کس وقت کے ارشاد ہیں اور قطع نظر اس سے کہ خود قرآنِ عظیم و احادیثِ صحیحہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اس کا ناسخ موجود کہ جب آیت کریمہ:

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ۔

تاکہ اللہ بخش دے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ۔

صحابہ نے عرض کی:

هَنِيْئًا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ لَكَ مَاذَا يُفْعَلُ بِكَ فَمَاذَا يُفْعَلُ بِنَا...

یارسول اللہ! آپ کو مبارک ہو خدا کی قسم! اللہ عزوجلّ نے یہ تو صاف بیان فرمادیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا۔ اب رہا یہ کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا۔

اس پر یہ آیت اُتری:

لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ (الٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى) فَوْزًا عَظِيْمًا....

تاکہ داخل کرے اللہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ہمیشہ رہیں گے ان میں اور مٹادیئے اِن سے اُن کے گناہ۔ اور یہ اللہ کے یہاں بڑی مراد پانا ہے۔

یہ آیت اور ان کے اَمثال بے نظیر اور یہ حدیث جلیل و شہیر الیسوں کو کیوں سجھائی دیتیں۔ ان سب سے قطع نظر دل چھیننے والی ادا تو یہ ہے کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں الی آخرہ کہ مُلّاجی کو ہنوز روایت و حکایت میں تمیز نہیں اس بے اصل حکایت سے اِستناد اور شیخ محقق قدس سرہ العزیز کی طرف اسناد کیسی جرأت و وقاحت ہے۔ شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مدارج شریف

میں یوں فرمایا ہے :

"ایں[1] جا اشکال می آرند کہ در بعض روایات آمدہ است کہ گفت آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ من بندہ ام ۔ نمی دانم آں چہ در پس ایں دیوار است ۔ جوابش آنست کہ ایں سخن اصلے ندارد ۔ و روایت بداں صحیح نشدہ است ۔" کیوں مُلّاجی کچھ آنکھیں کُھلیں ۔

ایسا ہی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃ پر عمل کرو گے تو خوب چین سے رہو گے ۔ ع اس آنکھ سے ڈریئے جو خدا سے نہ ڈری آنکھ

امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں ۔ لَا اَصْلَ لَہٗ ۔ یہ حکایت محض بے اصل ہے ۔ امام ابن حجر مکّی نے افضل القریٰ میں فرمایا ۔ لَمْ یُعْرَفْ لَہٗ سَنَدٌ ۔ اس کے لیے کوئی سند نہ پہچانی گئی ۔

افسوس اسی مُنہ سے مقام مقام اعتقادیات بتانا ، احادیث صحاح بھی نامقبول ٹھہرانا ، اسی مُنہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علمِ عظیم گھٹانے کو ایسی بے اصل حکایت سے سند لانا اور ملمّع کاری کیلئے شیخ محقق کا نام لکھ جانا جو صراحۃً فرما رہے ہیں کہ اس حکایت کی جڑ نہ بنیاد ۔ اب اس کے سوا کیا کہیے کہ ایسوں کی داد نہ فریاد ۔ اللہ اللہ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مناقبِ عظیمہ ارباب فضائل سے نکلوا کر اس تنگنائے میں داخل کرائیں تاکہ صحیحین بخاری و مسلم کی حدیثیں بھی مردود بنائیں اور حضور کی تنقیص شان میں یہ فراخی دکھائیں کہ بے اصل بے سند مقولے سب سما جائیں ۔ ع

حال ایمان کا معلوم ہے بس جانے دو

---

[1] اس موقع پر ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بندہ ہوں ، مُجھے معلوم نہیں کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی کوئی اصل اور یہ روایت صحیح نہیں ۔

بالجملہ بحمد اللہ تعالیٰ زید سُنّی حفظہ اللہ تعالیٰ کا دعویٰ آیات قطعیہ قرآنیہ سے ایسے جلیل وجمیل طور سے ثابت جس میں اصلاً مجالِ دم زدن نہیں۔ اگر یہاں کوئی دلیل ظنی تخصیص عام پر قائم بھی ہوتی تو عموم قطعی قرآن عظیم کے حضور مضمحل ہو جاتی، نہ کہ صحیح مسلم و صحیح بخاری وغیرہا سنن وصحاح ومسانید ومعاجیم کی احادیث صریحہ، صحیحہ، کثیرہ، شہیرہ اس عموم و اطلاق کی اور تاکید و تائید فرما رہی ہیں۔

صحیحین بخاری ومسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے:

قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَیْئًا یَكُوْنُ فِیْ مَقَامِہٖ ذٰلِكَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا حَدَّثَ بِہٖ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار ہم میں کھڑے ہو کر جب سے قیامت جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان فرما دیا۔ کوئی چیز نہ چھوڑی۔ جسے یاد رہا یاد رہا۔ جو بھول گیا، بھول گیا ؛

یہی مضمون احمد نے مُسند، بخاری نے تاریخ، طبرانی نے کبیر میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے:

قَامَ فِیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ مَنَازِلَھُمْ وَاَھْلُ النَّارِ مَنَازِلَھُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ	ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ جانے تک کا حال ہم سے بیان فرما دیا۔ یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا

مَنْ نَسِیَہٗ۔ جو بھول گیا۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت عمر بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے:

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر سے غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا، بیچ میں ظہر و عصر کی نمازوں کے علاوہ کچھ کام نہ کیا: فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُهٗ۔ اس میں سب کچھ ہم سے بیان فرما دیا، جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا۔ ہم میں زیادہ علم والا وہ ہے جسے زیادہ یاد رہا۔

جامع ترمذی شریف وغیرہ کتب کثیر آئمہ حدیث میں باسانید عدیدہ وطُرقِ متنوعہ دس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے اور یہ حدیث ترمذی کی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَرَاَيْتُهٗ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ۔ میں نے اپنے ربّ عزّوجل کو دیکھا اس نے اپنا دستِ قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ صَحِيْحٌ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے امام بخاری سے اس کا حال پوچھا، فرمایا صحیح ہے۔

اسی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی معراجِ منامی کے بیان میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب میرے علم میں آگیا:

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں:

"پس دانستم ہرچہ در آسمانہا و ہرچہ در زمین ہا بود۔ عبارت است از حصولِ عامہ علوم جزوی و کلّی و احاطہ آں"۔

امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات اور طبرانی معجم میں بسند صحیح حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابویعلی و ابن منیع و طبرانی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

لَقَدْ تَرَكَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُحَرِّكُ طَائِرٌ جَنَاحَيْهِ فِی السَّمَآءِ اِلَّا ذَكَرَ لَنَا مِنْهُ عِلْمًا۔

نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مارنے والا ایسا نہیں جس کا علم حضور نے ہمارے سامنے بیان نہ فرما دیا ہو:

نسیم الریاض، شرح شفاء قاضی عیاض و شرح زرقانی للمواہب میں ہے:

هٰذَا تَمْثِيْلٌ لِبَيَانِ كُلِّ شَیْءٍ تَفْصِيْلًا تَارَةً وَاِجْمَالًا اُخْرٰی۔

یہ ایک مثال دی ہے اس کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز بیان فرما دی، کبھی تفصیلاً کبھی اجمالاً:

مواہب امام احمد قسطلانی میں ہے:

وَلَا شَكَّ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ اَطْلَعَهٗ عَلٰی اَزْيَدَ مِنْ ذٰلِكَ وَاَلْقٰی عَلَيْهِ عِلْمَ

اور کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ علم دیا اور تمام اگلے پچھلوں کا

الاَوَّلِینَ وَالاٰخِرِینَ ۔ علمِ حضور پر القا کیا۔ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ؛
طبرانی معجم کبیر اور نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابونعیم حلیہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی ، رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اِنَّ اللہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَاھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ تَجَلِّیًا مِنَ اللہِ جَلَّاہُ لِنَبِیِّہٖ کَمَا جَلَّاہُ لِلنَّبِیِّیْنَ مِنْ قَبْلِہٖ ۔

بیشک میرے سامنے سے عزّوجل نے دُنیا اُٹھالی ہے اور میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اِس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ اس روشنی کے سبب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لیے روشن فرمائی جیسے محمد سے پہلے انبیاء کے لیے روشن کی تھی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؛

اس حدیث سے روشن ہے کہ جو کچھ سماوات وارض میں ہے اور جو قیامت تک ہوگا، اس سب کا علم اگلے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی عطا ہوا تھا اور حضرت عزت عزّ جلالہٗ اس تمام ماکان و مایکون کو اپنے ان محبوبوں کے پیش نظر فرما دیا۔ مثلاً مشرق سے مغرب تک سماک سے سمک تک، ارض سے فلک تک اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے، سیدنا ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہزارہا برس پہلے اس سب کو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اس وقت ہر جگہ موجود ہیں۔ ایمانی نگاہ میں یہ نہ قدرتِ الٰہی پر دشوار اور نہ عزت و وجاہت انبیاء کے مقابل بسیار۔ مگر وہابی بیچارے جن کے یہاں خدائی کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیڑ کے پتے گن دیئے وہ آپ ہی ان حدیثوں کو شرک اکبر کہنا چاہیں اور جو آئمہ کرام اور علمائے اعلام ان سے سند لائے، انہیں مقبول مسلم رکھتے آئے، جیسے امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی مصنف خصائص کبریٰ وامام شہاب احمد محمد خطیب

قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ و امام ابو الفضل شہاب ابن حجر مکی ہیثمی شارح ہمزیہ و علامہ شہاب احمد مصری خفاجی صاحب ، نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض و علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح مواہب وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ ، انہیں مشرک کہیں . والعیاذ باللہ رب العالمین .

صحیح مسلم و مسند امام احمد و سنن ابن ماجہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

عُرِضَتْ عَلَیَّ اُمَّتِیْ بِاَعْمَالِهَا حَسَنِهَا وَقَبِیْحِهَا ۔ میری ساری اُمت اپنے سب اعمالِ نیک و بد کے ساتھ میرے حضور پیش کی گئی ۔

طبرانی اور ضیاء مختارہ میں حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

عُرِضَتْ عَلَیَّ اُمَّتِیْ الْبَارِحَةَ لَدٰی هٰذِهِ الْحُجْرَةِ حَتّٰی لَاَنَا اَعْرَفُ بِالرَّجُلِ مِنْهُمْ مِنْ اَحَدِكُمْ بِصَاحِبِهٖ ۔ رات میری سب اُمت اس حجرے کے پاس مجھ پر پیش کی گئی یہاں تک کہ بیشک ان کے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے ۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

امام اجل سیدی بوصیری قدس سرہٗ ام القریٰ میں فرماتے ہیں :

وَسِعَ الْعَالَمِیْنَ عِلْمًا وَّحِكْمًا ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تمام جہان کو محیط ہوا ۔

امام ابن حجر مکی ، اس کی شرح افضل القریٰ میں فرماتے ہیں :

لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَطْلَعَهٗ عَلَی الْعَالَمِ فَعَلِمَ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یہ اس لیے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلے

وَمَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ۔ پچھلوں اور ما کانَ وما یکون

کا علم حضورِ پُر نور کو حاصل ہو گیا:

امام جلیل قدوۃ المحدثین سیّدی زین الدین عراقی استاد امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی شرح مہذب میں پھر علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیْہِ الْخَلَائِقُ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ فَعَرَفَھُمْ کُلَّھُمْ کَمَا عُلِّمَ اٰدَمُ الْاَسْمَاءَ۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت تک کی تمام مخلوقاتِ الٰہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیش کی گئی حضور نے جمیع مخلوقات گذشتہ اور آئندہ سب کو پہچان لیا جس طرح آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام نام سکھائے گئے تھے:

علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں:

اَلنُّفُوْسُ الْقُدْسِیَّۃُ اِذَا تَجَرَّدَتْ عَنِ الْعَلَائِقِ الْبَدَنِیَّۃِ اِتَّصَلَتْ بِالْمَلَاءِ الْاَعْلٰی وَلَمْ یَبْقَ لَھَا حِجَابٌ فَتَرٰی وَتَسْمَعُ الْکُلَّ کَالْمُشَاھِدِ۔

پاکیزہ جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہو کر عالم بالا سے ملتی ہیں ان کے لیے کوئی پردہ نہیں رہتا ہے وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی اور سنتی ہیں جیسے پاس حاضر ہیں:

امام ابن الحاج مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں:

قَدْ قَالَ عُلَمَاءُنَا رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا فَرْقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَحَیَاتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مُشَاھَدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ وَ

بیشک ہمارے علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حالتِ حیاتِ دُنیوی اور اس وقت کی حالت میں کچھ فرق نہیں ہے اس بات میں کہ

مَعْرِفَتِهٖ بِاَحْوَالِهِمْ وَنِیَّاتِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ وَذَالِکَ جَلِیٌّ عِنْدَہٗ لَا خَفَاءَ بِہٖ۔

حضور اپنی اُمّت کو دیکھ رہے ہیں ان کے ہر حال ان کی ہر نیّت ان کے ہر ارادے ان کے دلوں کے ہر خطرے کو پہچانتے ہیں اور یہ سب چیزیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایسی روشن ہیں جن میں اصلاً کسی طرح کی پوشیدگی نہیں ؛

ہاں ہاں جل جاؤ اپنے غیظ کی آگ میں جلنے والو!

یہ عقیدے ہیں علمائے رّبانیین کے۔ محمد رسول اللہ کی جناب ارفع میں جلّ جلالہٗ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شیخ شیوخ علمائے ہند، مولانا شیخ محقق نوّر اللہ تعالیٰ مرقدہٗ الکرم مدارج شریف میں فرماتے ہیں :

"ذکر[1] کن اوراد درود بفرست بروئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم. و باش درحال ذکر گویا حاضر ہست بیش تو درحالت حیات دمی بینی تو اورا متادب باجلال وتعظیم وہیبت واحیا وبداں کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می بیند ومی شنود کلام ترا ازیراکہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصف است بصفات اللہ ویکے از صفات الٰہی آنست کہ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِی "

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں شیخ محقق پر، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارا دیکھنا

---

[1] اُن کی یاد کرو اور اُن پر دُرود بھیج۔ اور ذکر کے وقت ایسے ہو جاؤ گویا تم اُن کی زندگی میں اُن کے سامنے حاضر ہو اور اُن کو دیکھ رہے ہو۔ پورے ادب اور تعظیم سے رہو۔ ہیبت بھی ہو اور اُمید بھی، اور جان لو کہ رسُولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں دیکھ رہے ہیں اور تمہارا کلام سُن رہے ہیں کیونکہ وہ صفاتِ الٰہیہ سے مُتصف ہیں اور اللہ عزوجل کی ایک صفت یہ ہے کہ، جو مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ ۱۲ ؛

ذکر کیا۔ گویا فرمایا۔ اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیکھنا ہمیں بیان کیا، بدانکہ بڑھایا۔ تاکہ اسے کوئی گویا کے نیچے داخل نہ سمجھے۔ غرض ایمانی نگاہوں کے سامنے اس حدیث پاک کی تصویر کھینچ دی کہ:

اعْبُدِ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ — اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، گویا تو اسے
فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ — دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہ دیکھے
فَاِنَّهٗ يَرَاكَ۔ — تو وہ تو یقیناً تجھے دیکھتا ہے۔

جلّ جلالہٗ، صلی اللہ تعالیٰ علیٰ نبیہٖ وآلہٖ وبارک وسلم ؁

نیز فرماتے ہیں:

"ہرچہ[1] در دنیا است زمانِ آدم تا نفخۂ اولیٰ بر وے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم منکشف ساختند، تا ہمہ احوالِ او را از اوّل تا آخر معلوم گردید یارانِ خود را نیز از بعضے ازاں احوال خبر داد۔"

نیز فرماتے ہیں:

وَهُوَ[2] بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ و وے (صلی اللہ علیہ وسلم)، دانا است بہمہ چیز از شیونات و احکامِ الٰہی و احکام صفاتِ حق و اسماء، و افعال و آثار و جمیع علوم ظاہر و باطن و اوّل و آخر احاطہ نمودہ و مصداق، فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوتِ اَفْضَلُهَا

---

[1] جو کچھ دنیا میں پہلے صور کے پھونکے جانے تک ان پر (صلی اللہ علیہ وسلم)، منکشف کر دیا، تاکہ انہیں اوّل سے آخر تک تمام احوال معلوم ہو جائیں۔ انہوں نے بعض اصحاب کو ان احوال میں سے بعض کی اطلاع دی۔

[2] وہو بکلّ شیءٍ علیم، اور وہ (صلی اللہ علیہ وسلم)، سب چیزوں کو جاننے والے ہیں؛ احوال، احکامِ الٰہی، احکامِ صفاتِ حق، اسماء افعال اور آثار، تمام علوم ظاہر و باطن، اوّل و آخر کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اور فوق کلّ ذی علمٍ علیم کے مصداق ہیں ؁

وَمِنَ التَّجَلِّیَاتِ اَتَمِّھَا وَاَکْمَلِھَا۔

شاہ ولی اللہ دہلوی، فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں کہ:

فَاضَ عَلَیَّ مِنْ جَنَابِہِ الْمُقَدَّسِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَیْفِیَّۃُ الْعَبْدِ مِنْ حَیِّزِہٖ اِلٰی حَیِّزِ الْقُدُسِ فَیَتَجَلّٰی لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ کَمَا اَخْبَرَ عَنْ ھٰذَا الْمَشْھَدِ فِیْ قِصَّۃِ الْمِعْرَاجِ الْمَنَامِیْ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے مجھ پر اس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقامِ مقدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ اس پر ہر چیز روشن ہو جاتی ہے جس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے معراج خواب کے قصے میں خبر دی:

قرآن و حدیث و اقوالِ آئمہ قدیم حدیث سے اس مطلب پر دلائل بے شمار ہیں اور خدا انصاف دے تو یہی اقل قلیل کہ مذکور ہوئے بسیار ہیں۔ غرض شمس و امس کی طرح کی روشن ہوا کہ عقیدۂ مذکورۂ زید کو معاذ اللہ کفر و شرک کہنا خود قرآن عظیم پر تہمت رکھنا اور احادیث صحیحہ صریحہ شہیرہ کثیرہ کو رَدّ کرنا اور بہ کثرت آئمہ دین و اکابر علمائے عاملین، و اعاظم اولیائے کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین، یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز صاحب کو بھی عیاذًا باللہ کافر و مشرک بنانا اور بحکم ظواہر احادیث صحیحہ و روایات معتمدہ فقہیہ خود کافر و مشرک بننا ہے اسکے متعلق احادیث و روایات و اقوال آئمہ و ترجیحات و تصریحات فقیر کے رسالہ النھی الاکید عن الصلوٰۃ ورآء اعداء التقلید و رسالہ الکوکبۃ الشھابیۃ علی کفریات ابی الوھابیۃ وغیرہما میں ملاحظہ کیجئے۔

افسوس کہ ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علم الٰہی ذاتی ہے اور علم خلق عطائی۔ وہ واجب یہ ممکن، وہ قدیم یہ حادث، وہ نامخلوق یہ مخلوق، وہ نامقدور یہ مقدور، وہ ضروری البقا یہ جائز الفنا، وہ ممتنع التغیر، یہ ممکن التبدل،

ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمال تشرک نہ ہوگا، مگر کسی مجنوں کو بصیرت کے اندھے۔ اس علم ماکان و مایکون بمعنیٔ مذکورہ ثابت جاننے کو معاذ اللہ! علم الٰہی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہیں حالانکہ العظمۃ للہ علمِ الٰہی تو علمِ الٰہی جس میں غیر متناہی علوم تفصیلی فراوانی بالفعل کے غیر متناہی سلسلے غیر متناہی یا وہ جسے گویا مصطلح حساب کے طور پر غیر متناہی کا مکعب کہیے بالفعل و بالدوام ازلاً ابداً موجود ہیں۔ یہ شرق تا غرب و سماوات و ارض و عرش تا فرش وَمَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اِلٰی اٰخِرِ الْاَیَّام سب کے ذرّے ذرّے کا حال تفصیل سے جاننا و بالجملہ جملہ مکتوبات لوح و مکنونات قلم کو تفصیلاً محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ یہ تو ان کے طفیل سے ان کے بھائیوں حضرات مرسلین کرام علیہ و علیہم افضل الصلوٰۃ واکمل السلام بلکہ ان کی عطا سے ان کے غلاموں بعض اعاظم اولیائے عظام قُدِّسَتْ اسرارہم کو ملا، اور ملتا ہے۔ ہنوز علوم محمدیہ میں وہ بحارِ ذخّار ناپیدا کنار ہیں جن پر ان کی فضیلت کلیہ اور افضلیت مطلقہ کی بناء ہے۔ اللہ عزّ و جل کی بے شمار رحمتیں امام اجل محمد بوصیری شرف الحق والدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں:

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یعنی یارسول اللہ! دنیا و آخرت دونوں حضور کے خوانِ جود و کرم سے ایک ٹکڑا ہیں اور لوح و قلم کا تمام علم جن میں مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ مندرج ہے، حضور کے علوم سے ایک حصہ۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْكَ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَصَحْبِكَ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ۔

ف: تمام ماکان و مایکون کا علم علوم حضور سے ایک علم ہے۔ یہ تو ان کی عطا سے ان کے غلاموں اکابر اولیاء کو بھی ملتا ہے، ۱۲ ن

مولانا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری زُبدہ شرح بردہ میں فرماتے ہیں:

تَوْضِیْحُهٗ اِنَّ الْمُرَادَ بِعِلْمِ اللَّوْحِ مَا اُثْبِتَ فِیْهِ مِنَ النُّقُوْشِ الْقُدْسِیَّةِ وَالصُّوَرِ الْغَیْبِیَّةِ وَبِعِلْمِ الْقَلَمِ مَا اَثْبَتَ فِیْهِ کَمَا شَاءَ وَالْاِضَافَةُ لِاَدْنٰی مُلَابَسَةٍ وَکَوْنُ عِلْمِهَا مِنْ عُلُوْمِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عُلُوْمَهٗ تَتَنَوَّعُ اِلَی الْکُلِّیَّاتِ وَالْجُزْئِیَّاتِ وَحَقَائِقَ وَمَعَارِفَ وَعَوَارِفَ تَتَعَلَّقُ بِالذَّاتِ وَالصِّفَاتِ وَعِلْمُهُمَا اِنَّمَا یَکُوْنُ سَطْرًا مِّنْ سُطُوْرِ عِلْمِهٖ وَنَهْرًا مِّنْ بُحُوْرِ عِلْمِهٖ ثُمَّ مَعَ هٰذَا هُوَ مِنْ بَرَکَتِهٖ وَوُجُوْدِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

یعنی، توضیح اس کی یہ ہے کہ علوم سے مراد نقوشِ قدس و صورِ غیب ہیں جو اس میں منقوش ہوئے اور قلم کے علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ عزّوجل نے جس طرح چاہا اس میں ودیعت رکھے، ان دونوں کی طرف علم کی اضافت ادنیٰ علاقے یعنی محلیت نقش و اثبات کے باعث ہے اور ان دونوں میں جس قدر علوم ثبت ہیں ان کا علم علوم محمّدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک پارہ ہونا۔ اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں، علوم کلّیہ، علوم جزئیہ، علوم حقائق اشیاء، و علوم اسرار خفیہ اور وہ علوم اور معرفتیں کہ ذات و صفات حضرت عزّت جلّ جلالہٗ سے متعلق ہیں اور لوح و قلم کے جملہ علوم، علوم محمّدیہ کی سطروں سے ایک سطر، اور ان کے دریاؤں سے ایک نہر ہیں پھر بہ ایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سے تو ہیں، کہ اگر حضور نہ ہوتے تو نہ لوح و قلم ہوتے نہ ان کے علوم، صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ بارک وسلم ؛

منکرین مریض القلب عریض الصلب اسی پر اپنا پیٹ پھاڑے مرجاتے تھے کہ ہائے ہائے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے روزِ اوّل سے قیامت تک کے تمام ماکان و مایکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہے اب نصیبوں کو سر پہ ہاتھ دھر روئیں کہ بحمد اللہ تعالیٰ وہ جمیع علم ماکان و مایکون علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم سمندروں سے ایک نہر بلکہ بے پایاں موجوں سے ایک لہر قرار پاتا ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا

وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

نُصُوصِ حَصَر

یعنی جن آیات و احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ علم غیب خاصۂ خدا تعالےٰ ہے۔ مولیٰ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا، قطعاً حق اور بحمد اللہ تعالیٰ مسلمان کے ایمان ہیں مگر منکر متکبر کا اپنے دعوئ باطلہ پر ان سے استدلال اور اس کی بنا پر حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم ماکان و مایکون بمعنی مذکور ماننے والے پر حکمِ کفر و ضلال، نصِ جنون و خام خیال بلکہ خود مستلزم کفر و ضلال ہے۔

علم بہ اعتبار منشا دو قسم کا ہے، ذاتی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو، اور عطائی کہ اللہ عزّوجل کا عطیہ ہو، اور بہ اعتبار متعلق بھی دو قسم ہے۔ علم مطلق یعنی محیطِ حقیقی، تفصیلی فعلی فراوانی کہ جمیع معلومات الٰہیہ عزّ و علاء کو جن میں غیر متناہی معلومات کے سلاسل وہ بھی غیر متناہیہ وہ بھی غیر متناہی بار داخل، اور خود کُنہ حق ذات الٰہی و احاطۂ تام صفات الٰہیہ نا متناہی سب کو شامل فرداً فرداً تفصیلاً مستغرق ہو اور مطلق علم یعنی جاننا، اگر محیط باحاطۂ حقیقیہ نہ ہو۔ ان تقسیمات میں علم ذاتی و علمِ مطلق یعنی مذکور بلاشبہ اللہ عزّوجل کے لیے خاص ہیں اور ہرگز کسی غیر خدا کے لیے ان کے حصول کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

ہم ابھی بیان کر آئے ہیں کہ علم ماکان و مایکون بمعنی مسطور اگرچہ کیسا ہی

تفصیلی بروجہ اتم و اکمل ہو، علومِ محمدیہ کی وسعتِ عظیمہ کو نہیں پہنچتا پھر علومِ محمدیہ تو علومِ الٰہیہ ہیں، جلّ و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عزّ و علا سے خاص نہیں بلکہ قسمِ عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے مولیٰ عزّ و جل کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے تو، نصوصِ حصر میں یقیناً قطعاً وہی قسمِ اول مراد ہو سکتی ہے نہ کہ قسمِ اخیر اور بداہۃً ظاہر کہ علم تفصیلی جملہ ذرات ماکان و مایکون بمعنی مزبور بلکہ اس سے ہزار در ہزار ازید و افزوں علم بھی کہ یہ عطائے الٰہی مانا جائے، اسی قسمِ اخیر سے ہوگا، تو نصوصِ حصر کو مدعائے مخالف سے اصلاً مَس نہیں بلکہ وہ اس کی صریح جہالت پر نص ہیں وللہ الحمد۔ یہ معنی بآنکہ خود بدیہی و واضح ہیں۔ آئمہ دین نے اس کی تصریح بھی فرمائی۔

امامِ اجل ابو زکریا نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، اپنے فتاویٰ پھر امام ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

لَا یَعْلَمُ ذَالِكَ اِسْتِقْلَالًا وَعِلْمَ اِحَاطَةٍ بِکُلِّ الْمَعْلُوْمَاتِ اِلَّا اللّٰہُ تَعَالٰی اَمَّا الْمُعْجِزَاتُ وَ الْکَرَامَاتُ فَبِاَعْلَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی لَھُمْ عُلِمَتْ وَکَذَا مَا عُلِمَ بِاِجْرَاءِ الْعَادَةِ۔	یعنی، آیت میں غیرِ خدا سے نفی علمِ غیب کے یہ معنی ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو محیط ہو جائے یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ رہے انبیاء کے معجزے اور اولیاء کی کرامتیں یہاں تو اللہ عزّ و جل کے بتانے سے انہیں علم ہوا ہے۔ یوں ہی وہ باتیں کہ عادت کی مطابقت سے جن کا علم ہوتا ہے۔

مخالفین کا استدلال محض باطل و خیال محال ہونا تو یہیں سے ظاہر ہو گیا۔۔ مگر فقیر نے اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضلال کے خود اقرارِ کفر و ضلال کا تمغہ ہے، نیز انہیں میں روشن کیا کہ خلق کے لیے ادعائے

علمِ غیب پر فقہا کا حکمِ کفر بھی درجہ اولائے حق حقیقت میں اسی صورت علم ذاتی اور درجہ اخرائے طرزِ فقہا میں علم مطلق بمعنی مرقوم کے ساتھ مخصوص ہے، جیسا کہ محققین کے کلام میں منصوص ہے۔

بکر بیر مکر کا وہ زعم مردود جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (کچھ نہیں[1] جانتے) کا لفظ ناپاک ہے، وہ بھی کلمۂ کفر و ضلال بیباک ہے۔ بکر نے جس عقیدے کو کفر و شرک کہا اور اس کے ردّ میں یہ کلام بد فرجام بکا، خود اسی میں تصریح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت حق جلّ شانہ نے یہ علم عطا فرمایا ہے، لاجرم بکر کی یہ نفی مطلق شامل علم عطائی بھی ہے اور خود بعض شیاطین الانس، کے قول سے استناد بھی اس تعمیم پر دلیل جلی ہے کہ اس قول میں خواہ یوں اور خواہ یوں، دونوں صورت پر حکمِ شرک دیا ہے۔ اب اس لفظ قبیح کے کلمۂ کفر صریح ہونے میں کیا تامل ہو سکتا ہے۔ قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب، رسالت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار بلکہ نبوّتِ تمام انبیاء کا انکار، سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تنقیص مکان بلکہ ربّ العزت جلالہٗ کی توہینِ شان۔ ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں۔ وَالْعِيَاذُ بِاللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

یوں ہی اسکا قول بدتر از بول کہ اپنے خاتمے کا بھی حال معلوم نہ تھا صریح کلمۂ کفر و خسار اور بے شمار آیاتِ قرآنیہ و احادیث متواترہ کا انکار ہے۔ آیہ کریمہ لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مع حدیث صحیحین بخاری و مسلم کے بحمد اللہ ان مردودوں کی خاص صفر اشکنی کیلئے اُتری اور مروی مدون ہوئی اوپر گزری۔ بعض اور سُنیے، قال اللہ تعالیٰ:

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى۔	اے نبی! بیشک آخرت تمہارے لیے دُنیا سے بہتر ہے:

---

[1] اپنے خاتمے کا حال حضور کو معلوم نہ ماننا صریح کفر ہے:

وقال اللہ تعالیٰ :

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔

بیشک نزدیک ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا عطا فرمائیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے :

وقال اللہ تعالیٰ :

يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ۔

جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے صحابہ کو ان کا نور ان کے آگے اور داہنے جولانی[1] کرے گا :

وقال اللہ تعالیٰ :

عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا۔

قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں تعریف کے مکان میں بھیجے گا جہاں اولین و آخرین سب تمہاری حمد کریں گے :

وقال اللہ تعالیٰ :

تَبٰرَكَ الَّذِيْ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَيَجْعَلُ لَكَ قُصُوْرًا عَلٰى قِرَاءَةِ الرَّفْعِ قِرَاءَةُ ابْنِ كَثِيْرٍ وَابْنُ عَامِرٍ وَرِوَايَةُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ۔

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اپنی مشیت سے تمہارے لیے اس خزانہ و باغ سے (جس کی طلب یہ کافر کر رہے ہیں) بہتر چیزیں کر دیں جنتیں جن کے نیچے نہریں رواں اور وہ تمہیں بہشت بریں کے اونچے اونچے محل بخشے گا :

اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ۔

---

[1] دوڑے گا ۱۲ :

اور احادیثِ کریمہ میں تو جس تفصیلِ جلیل سے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و خصائص وقتِ وفاتِ مبارک و برزخ مطہر و حشرِ منور و شفاعت و کوثر و خلافتِ عظمیٰ و سیادتِ کبریٰ و دخولِ جناں و رویتِ رحمٰن وغیرہا وارد ہیں، انہیں جمع کیجئے تو ایک دفترِ طویل ہوتا ہے۔ یہاں صرف ایک حدیث تبرکاً سُن لیجئے۔

جامع ترمذی شریف میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا
اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِیْبُھُمْ
اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِیْبُھُمْ
اِذَا اُنْصِتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُھُمْ
اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُھُمْ
اِذَا یَئِسُوْا اَلْکَرَامَۃُ
وَالْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ
بِیَدِیْ وَاَنَا اَکْرَمُ
وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ
یَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ
خَادِمٍ کَاَنَّھُمْ بَیْضٌ
مَکْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ۔

جب لوگوں کا حشر ہو گا تو سب سے پہلے میں مزارِ اطہر سے باہر تشریف لاؤں گا اور جب وہ سب دم بخود رہیں گے تو اُن کا خطبہ خواں میں ہوں گا اور جب وہ روکے جائیں گے تو اُن کا شفاعت خواہ میں ہوں گا اور جب وہ نا اُمید ہو جائیں گے تو اُن کا بشارت دینے والا میں ہوں گا عزت دینا، اور تمام کنجیاں اُس دن میرے ہاتھ ہوں گی۔ لواء الحمد اُس دن میرے ہاتھ میں ہو گا۔ بارگاہِ عزت میں میری عزت تمام اولادِ آدم سے زائد ہے۔ ہزار خدمتگار میرے اردگرد طواف کریں گے گویا وہ گرد و غبار سے پاکیزہ انڈے ہیں محفوظ رکھے ہوئے یا جگمگاتے موتی ہیں بکھرے ہوئے:

بالجملہ بکر بر مکر کے گم راہ و بد دین ہونے میں اصلاً شبہ نہیں۔ اور اگر کچھ نہ ہوتا تو صرف اتنا ہی کہ تقویۃ الایمان پر جو حقیقتاً تفویۃ الایمان ہے، اس

کا ایمان ہے، یہی ان کا ایمان سلامت نہ رکھنے کو بس تھا، جیسا کہ فقیر کے رسالہ الکوکبۃ الشھابیۃ وغیرہا کے مطالعہ سے ظاہر ہے:

اِذَا کَانَ الْغُرَابُ دَلِیْلَ قَوْمٍ[1]
سَیَھْدِیْھِمْ طَرِیْقَ الْھَالِکِیْنَا

والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

رہا وہ ذریت شیطان کے اپنے اس بزرگ لعین کے علم ملعون کو علم اقدس حضور پرنور عالم ماکان و ما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد کہے، اس کا جواب اس کفرستان ہند میں کیا ہو سکتا ہے انشاء اللہ القہار روزِ جزا وہ ناپاک ناہنجار اپنے کیفر کفری گفتار کو پہنچے گا وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۝ یہاں اسی قدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ صراحتاً مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو عیب لگانا ہے۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگانا کلمۂ کفر نہ ہوا تو اور کیا کلمۂ کفر ہوگا۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا

اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دُکھ کی مار ہے۔ جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو۔ اللہ نے ان پر لعنت فرمائی ہے دنیا اور آخرت میں ان کیلئے تیار کر رکھی ہے ذلت والی مار۔

شفائے امام اجل قاضی عیاض اور شرح علامہ شہاب خفاجی مسمیٰ بہ نسیم الریاض میں ہے:

جَمِیْعُ مَنْ سَبَّ النَّبِیَّ — یعنی جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ

---

[1] جب کوا کسی قوم کا رہبر ہو تو وہ اس کو ہلاکت کی راہ پر ڈال دے گا ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ شَتَمَهٗ اَىْ عَابَهٗ هُوَ اَعَمُّ مِنَ السَّبِّ فَاِنَّ مَنْ قَالَ فُلَانٌ اَعْلَمُ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَابَهٗ وَنَقَصَهٗ وَاِنْ لَمْ يَسُبَّهٗ (فَهُوَ سَابٌّ وَالْحُكْمُ فِيْهِ حُكْمُ السَّابِّ) مِنْ غَيْرِ فَرْقٍ بَيْنَهُمَا (لَا نَسْتَثْنِىْ مِنْهُ) (فَصْلًا) اَىْ صُوْرَةً (وَلَا نَمْتَرِىْ) فِيْهِ تَصْرِيْحًا كَانَ اَوْ تَلْوِيْحًا وَهٰذَا كُلُّهٗ اِجْمَاعٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ وَاَئِمَّةِ الْفَتْوٰى مِنْ لَّدُنِ الصَّحَابَةِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اِلٰى هَلُمَّ جَرًّا، اهـ مُخْتَصَرًا.

علیہ وسلم کو گالی دے یا حضور کو عیب لگائے اور یہ گالی دینے سے عام تر ہے کہ جس نے کسی کی نسبت کہا کہ فلاں کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے، اس نے ضرور حضور کو عیب لگایا حضور کی توہین کی۔ اگرچہ گالی نہ دی۔ یہ سب گالی دینے والے کے حکم میں ہے۔ ان کے اور گالی دینے والے کے حکم میں کوئی فرق نہیں۔ نہ ہم اس سے کسی صورت کا استثنا کریں، نہ اس میں شک و تردّد کو راہ دیں۔ صاف صاف کہا ہو یا کنایہ سے۔ ان سب احکام پر تمام علماء اور آئمہ فتویٰ کا اجماع ہے کہ زمانۂ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آج تک برابر چلا آیا ہے:

نَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَنَعُوْذُ بِهٖ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ ط وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔ فقیر غفرلہٗ المولی القدیر نے اس سوال کے ورود پر ایک مبسوط کتاب بحر عباب منقسم بہ چار باب مسمّٰی بہ نام تاریخی مالئ الجیب ۱۳۱۸ھ

بعلوم الغیب کی طرح ڈالی۔

باب ۱ اوّل: نُصُوص یعنی فوائد جلیلہ و نفائس جزیلہ کہ ترصیف دلائل اہلسنّت کے مقدمات ہوں۔ اور تزییفِ اوہام نجدیت کے ممہدات۔

باب ۲ دوم: نصوص یعنی اپنے مدّعا پر دلائل جلائل قرآن وحدیث واقوال ائمہ قدیم وحدیث۔

باب ۳ سوم: عموم وخصوص کہ احاطۂ علومِ محمدیہ میں تحریر محل نزع کرے اور مقام و مرام سے مزخرفاتِ نجدیہ کی محض بیگانگی کا ثبوت دے۔

باب ۴ چہارم: قطع اللصوص، یعنی اس مسئلے میں تمام مہملات نجدیۂ و نَو و کُہن کی سر فگنی و تجبّر شکنی، مگر فصوص و نصوص کے ہجوم و وفور نے ظاہر کر دیا کہ اطالت تاحدّ ملالت متوقع، لہذا باذن اللہ تعالیٰ نفع عامہ کے لیے اس بحرِ ذخّار سے ایک گوہر شہوار لامع الانوار گویا خزائن الاسرار سے درِ مختار مسمّی بہ نام تاریخی "اللُّؤلُؤ المَکنُون فِی عِلمِ البَشِیر ۱۳۱۸ھ مَاکَانَ وَمَا یَکُون" چن لیا، جس نے جمع وتلفیق کے عوض نفع و تحقیق کی طرف بحمد اللہ زیادہ رُخ کیا۔ اس کے ایک ایک نُور نے نور السموات والارض جلّ جلالہٗ کے عون سے وہ تابشیں دکھائیں کہ ظلماتِ نجدیت باطلہ و وہابیت عاطلہ دود ساں کافور ہوتی نظر آئیں یہ چند حرفی فتویٰ کہ اس کے لمعات سے ایک مختصر شعشہ اور بلحاظ تاریخ بنام اَنباءُ المصطفےٰ بحال سرّ واخفیٰ مسمیٰ ہے۔ اس کے تمام اشارات خفیہ کا بیان مفصل اسی پر محول ذی علم ماہر تو ان ہی چند حروف سے ان شاء اللہ تعالیٰ سب خرافات و جزافاتِ مخالفین کو کیفر چشانی کر سکتا ہے مگر جو صاحبِ تفصیل کے ساتھ دست نگر ہوں بعونہٖ تعالیٰ رسائل مذکورہ کے لآلی متلالی سے بہرہ ور ہوں۔ حضرات مخالفین سے بھی گذارش ہے کہ اگر توفیقِ الٰہی مساعدت کرے، یہی حرف مختصر ہدایت کرے تو ازیں چہ بہتر، ورنہ اگر بوجہ کوتاہئ فہم و غلبۂ وہم و قلّت تدرّب و شدّت تعصب اپنی تمام جہالاتِ فاحشہ کی پردہ دری ان مختصر سطور میں نہ دیکھ سکیں، تو اسی مہر جہاں تاب کا انتظار کریں، جو بہ عنایت الٰہی

واعانت رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی تمام ظلمتوں کی صبح کر دے گا۔ ان کا ہر کاسۂ سوال آب زلال ردّ و ابطال سے بھر دے گا۔

اَلَا اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ط وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ط

کیا فائدہ کہ اس وقت آپ کی خواب غفلت کچھ ہذیانات[1] کا رنگ دکھائے اور جب صبح ہدایت افق سعادت سے طالع ہو تو کھل جائے کہ ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا، جو سنا افسانہ تھا

معہذا طائفہ ارانب و ثعالب کو یہی مناسب کہ جب شیر ژیاں[2] کو جبل قدمی کرتا دیکھ لیں، سامنے سے ٹل جائیں۔ اپنے اپنے سوراخوں میں جان چھپائیں نہ یہ کہ اس وقت اس کے خرام نرم پر غرّہ ہو کر غرّائیں۔ اس کی آتش غضب کو بھڑکائیں اپنی موت اپنے منہ بلائیں۔ ؎

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوستر خواہند
شغالان ہزیمت مند خشم شیر ہیجارا

اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلِسَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ وَالتَّحِيَّاتُ النَّامِيَاتُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْمُغَيَّبَاتِ مُظْهِرِ الْخَفِيَّاتِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ الْاَكَارِمِ السَّادَاتِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ جَلَّ مَجْدُهٗ وَاَتَمُّ وَاَحْكَمُ۔

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

[1] بیہودہ گوئی ۱۲ [2] ے

تمہیدِ ایمان

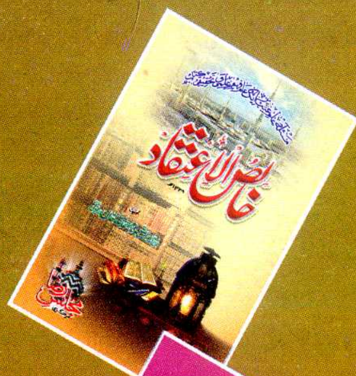
بآیاتِ قرآن

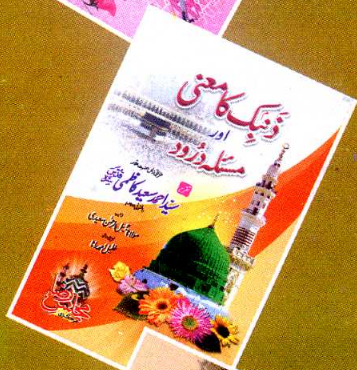
تصنیف

امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ

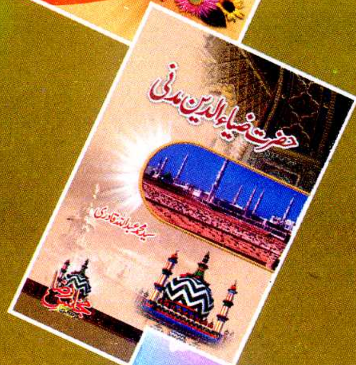






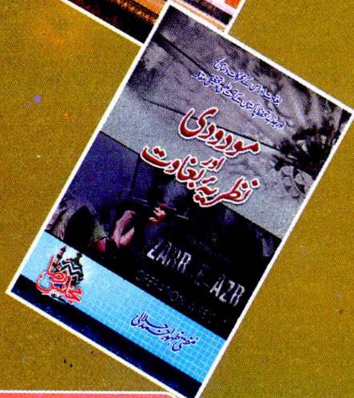












19-B جاوید پارک شادباغ لاہور